JAHAN E TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.۷ No.۲, ۲۰۲۴

الدرر القرآن فی ربط السور الفرقان سے ربط و نظم کے نظائر

The Study of Quranic Connections and Structural Parallels between the Chapters of Al-Furqan

☆*Aisha Shafqat*
PhD Scholar, Dept. of Islamic Studies, G C University, Faisalabad, Punjab, Pakistan.
☆☆*Dr. Sher ali*
Professor, Dept. of Islamic Studies, G C University, Faisalabad, Punjab, Pakistan.

Abstract

This study investigates the intricate connections and structural parallels among the chapters of Al-Furqan in the Quran, emphasizing their thematic coherence and narrative unity. Drawing upon "Al-Durr al-Quran," a seminal work in Quranic studies, the research employs comparative textual analysis and thematic synthesis. It explores how these Quranic chapters are interwoven, sharing common motifs, linguistic styles, and overarching messages. By illuminating these relationships, the study enhances our understanding of the Quran's holistic message and profound theological insights. It aims to contribute significantly to scholarly discourse on Quranic exegesis and literary structure, emphasizing the cohesive narrative of the Quran and its theological depth. The Quranic chapters within Al-Furqan are examined through a critical lens that highlights their intertextual relationships and thematic continuities. This analysis not only underscores the Quran's role as a cohesive scripture but also reveals its diverse narrative strategies and theological implications. The study thus seeks to deepen scholarly appreciation for the Quran's complexity and unity while offering insights into its enduring relevance and interpretive richness.

Keywords: *Quranic chapters, Al-Furqan, thematic coherence, structural parallels, Quranic exegesis*

اس تحقیق میں الفرقان کے سورتوں کے درمیان ربط و نظم کے نظائر پر غور کیا جائے گا، جس میں قرآن کے اِس مجموعے کا تحقیقی جائزہ لیا جائے گا۔ الدرر القرآن، جو قرآنی مطالعات میں ایک اہم کتاب ہے، اس تجزیہ کے بنیادی متن کے طور پر استعمال ہو گا۔ اس مطالعہ میں دیکھا جائے گا کہ الفرقان کے قرآنی سور ایک دوسرے سے کیسے منسلک ہیں، جن میں مشترکہ موضوعات، لسانی انداز اور کلی پیغامات کے ذریعے ان کی مفہومیت بڑھائی جاتی ہے۔ یہ مطالعہ موازنہ ایجادی تجزیہ اور موضوعاتی ملکرن کا استعمال کرتا ہے، جو ان سوروں کے درمیان پیچیدہ تعلقات اور تشہیرات کو روشن کرتا ہے، ان کے قرآنی نظام میں مکمل کرداروں کو بیان کرتا ہے۔ ان روابط کی وضاحت کے ذریعے، تحقیق اندازیس کے علمی مناظر میں قرآنی تفسیر اور ادبی ساخت کے موضوع پر آگاہی فراہم کرنے کا مقصد رکھتا ہے۔

رب ذوالجلال دین متین کی خدمت ترویج اور اشاعت کے لیے جن لوگوں کو منتخب کرتا ہے وہ کوئی عام لوگ نہیں بلکہ ایک ممتاز اور منفرد شخصیت کے مالک ہوتے ہیں اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ اور ایک عالمگیر دین ہے اسکی حفاظت اور تبلیغ کا فریضہ کسی عام انسان کو نہیں سونپا جاسکتا۔ زبدۃ العلماء، مجاہد ملت، مبلغ شریعت عاشق رسول، جامع معقول و منقول علامہ مفتی علی احمد سندیلوی ایک نابغہ روزگا اور باکردار فرد وحید تھے۔ آپؒ ایک درویش سیرت اور دویش صورت اوصاف کے حامل انسان تھے۔ دین اسلام کی تعلیم اور دین اسلام کی تدریس دونوں حیثیتوں میں آپکا مقام نمایاں اور منفرد رہا۔ آپ اپنی ذات میں

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.۷ No.۲, ۲۰۲۴

انجمن کی حیثیت رکھتے تھے۔ آپکا سینہ علوم و معارف کا خزینہ اور آپ کا دل عشق مصطفیٰ کا دمکتا نگینہ تھا۔ آپ پیکر رشد و ہدایت اور منبع اسرار شریعت تھے۔ اوصاف و کردار کے لحاظ سے آپ سلف صالحین کی ایک جیتی جاگتی یادگار تھے زیر نظر مضمون میں قرآن پاک کے ربط و نظم پر لکھے گئے آپکے مسوادات پر علمی تحقیق ہے یہ آپکا علمی کارنامہ ہی ہے کہ آپ نے سورہ فاتحہ کے سورہ بقرہ کے ساتھ ۳۲۵ ربط بیان کیے ہیں سورہ فاتحہ کے آل عمران کے ساتھ ۶۴ ربط بیان کیے ہیں۔

سورہ فاتحہ کے سورہ نساء کے ساتھ ۹ ربط بیان کیے ہیں۔

سورہ فاتحہ کے سورہ مائدہ کے ساتھ ۸ ربط

سورہ فاتحہ کے سورہ اعراف کے ساتھ ۱۵ ربط

سورہ فاتحہ کے سورہ توبہ کے ساتھ ۳۸ ربط بیان کیے ہیں۔

آپکے مسودوں کو پہلی نظر دیکھنے والوں کو یہی شبہ ہوتا ہے کہ آپ نے صرف سورتوں کا ربط بیان کیا ہے لیکن جب عمیق نظر سے آپ کے مخطوط کا مطالعہ کیا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نے نہ صرف سورتوں کا سورتوں کے ساتھ بلکہ آیات کا آیات کے ساتھ بھی ربط بیان کیا ہے یہاں پر ہم سورہ فاتحہ کی مثال پیش کرتے ہیں مثلاً سورہ فاتحہ میں صرف لفظ مغضوب کے تحت آپ نے سورہ بقرہ کی درج ذیل آیات کا ربط و تعلق نکالا ہے آپ فرماتے ہیں۔

فاتحہ میں مغضوب علیھم اور بقرہ میں اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا سَوَآءٌ عَلَیۡہِمۡ ءَاَنۡذَرۡتَہُمۡ کے تحت مغضوب لوگوں کی صفات اور نتیجہ کا ذکر ہے۔(۲)

فاتحہ میں مغضوب علیھم۔۔۔بقرہ میں اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسۡتَحۡیٖۤ اَنۡ یَّضۡرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوۡضَۃً (۳) سے انکے قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے پر ایک شبہ اور اسکا جواب ذکر کیا ہے۔(۴)

فاتحہ میں مغضوب علیھم کا ذکر تھا اس سورۃ میں واذ قلتم یموسی۔ سے انکی شرارتوں، عادات سنیعہ اور انبیاء اللہ کے ساتھ انکے بغض اور عناد کو بیان فرمایا کہ جس قدر ان پر ہماری طرف سے نعمتیں برستی رہیں اسقدر انکے غرور اور سرکشی میں اضافہ ہوتا رہا۔(۶)

فاتحہ میں مغضوب علیھم کا ذکر ہوا اس سورت میں اللہ کے غضب کے اکتیس اسباب کا ذکر ہے۔ تکذیب انبیاء، رشتہ داروں کو انکے گھروں سے نکالنے اور اپنوں کو قتل کرتے ہیں وغیرہ۔(۷)

فاتحہ میں مغضوب علیھم ہونے سے ترھیب ہے بقرہ میں۔

فمن عفی لہ من اخیہ۔(۸) سے بیان کیا کہ مومن کی صفت اپنے بھائی کو معاف کرنا ہے۔(۹)

فاتحہ میں مغضوب علیھم کا ذکر ہوا بقرہ میں وقاتلوفی سبیل اللہ (۱۰) سے قتال کا حکم دیا۔(۱۱)

فاتحہ میں مغضوب علیھم کے ضمن میں مطلقاً ظلم سے روکا گیابقرہ میں یسئلونک عن الیتمی (۱۲) سے مخصوص ظلم یعنی یتیموں پر ظلم سے روکا گیا۔(۱۳)

فاتحہ میں مغضوب علیھم وضالین سے دور رہنے کا کہا گیابقرہ میں یسئلونک عن المحیض (۱۴) سے حیض والی عورت سے دور رہنے کا کہا گیا۔(۱۵)

فاتحہ میں دو گروہوں سے دور رہنے کا ذکر تھابقرہ میں الطلاق مرتان (۱۶) سے بیان فرمایا جس سے رجعت ہو سکتی ہے وہ دو مرتبہ ہے۔(۱۷)

فاتحہ میں مغضوب علیھم اور ضالین سے قطع تعلقی کا ذکر ہے بقرہ میں و لا یحل لکم ان تاخذو (۱۸) سے بیان کیا کہ بیوی سے پیسے لے کر قطع تعلقی کرنا درست نہیں مگر یہ کہ خطرہ ہو کہ میاں بیوی اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے۔(۱۹)

فاتحہ میں مومنوں کو مغضوب علیھم سے اشارۃً دوسرے فریقوں کے راہ حق کی طرف آنے کا انتظار کا کہابقرہ میں والذین یتوفون منکم (۲۰) سے خاوند کی وفات کے بعد چار ماہ دس دن کے انتظار کا حکم دیا۔(۲۱)

اگر مندرجہ بالا ارباط کو بہ نظر غور دیکھا جائے تو احساس ہوتا ہے کہ آپ نے قرآن پاک کا ربط نکالتے ہوئے فقہی مسائل کو بھی اپنی تحریر کا موضوع بنایا ہے۔ چونکہ ربط و نظم پر بہت کام ہو چکا ہیں اور بہت سے مفسرین نے ربط و نظم کو اپنی تفاسیر میں خصوصی جگہ دی ہے لیکن یہ بات علامہ سندیلوی کے مخطوطات کے ساتھ ہی خاص ہے کہ ربط و نظم بیان کرتے ہوئے فقہی مسائل کو بھی ربط و نظم کا حصہ بنالیتے ہیں اور اتنی خوبصورتی سے بناتے ہیں کہ موضوع تحریر کی دلکشی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

نمونے کے طور پر پیش کیے گئے مندرجہ بالا ارباط میں سے کچھ ارباط ناموضوع بھی محسوس ہوتے ہیں مثلاً

فاتحہ میں دو گروہوں سے دور رہنے کا ذکر تھابقرہ میں الطلاق مرتن سے بیان فرمایا جس سے رجعت ہو سکتی ہے وہ دو مرتبہ ہے۔ اس ربط کو پڑھ کر بے ربطگی کا شدید احساس ہوتا ہے علامہ سندیلوی کے بنائے گئے لفظی اور معنوی دونوں ربط بے معنی محسوس ہوتے ہیں۔

علامہ سندیلوی نے سورہ فاتحہ بالبقرہ کے ربط میں صرف لفظ ضآلین کے تحت درج ذیل آیات کا ربط نکالا ہے۔

فاتحہ میں ضآلین کا ذکر تھابقرہ میں یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡۤ (۲۲) سے ذکر انعامات وعنایات کی تفصیل ذکر کر کے انکی جنابات اور گمراہیوں کا ذکر کیا۔(۲۳)

فاتحہ میں ضآلین کا ذکر ہو البقرہ میں وَ قَالُوۡا لَنۡ تَمَسَّنَا النَّارُ (۲۴) سے انکی طفل تسلیوں کا ذکر ہے۔(۲۵)

فاتحہ میں ضآلین سے دور رہنے کا ذکر ہے بقرہ میں و اذا قیل لھم سے اسکی وجہ بیان کی کہ وہ ایمان لانے والے نہیں۔(۲۶)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.۷ No.۲, ۲۰۲۴

فاتحہ میں گمراہوں کا ذکر تھا بقرہ میں وَ قَالَتِ الۡیَهُوۡدُ لَیۡسَتِ النَّصٰرٰی عَلٰی شَیۡءٍ(۲۷) سے بتایا کہ انکے دونوں گروہ آپس میں ایک دوسرے کو گمراہ کہتے ہیں۔(۲۸)

فاتحہ میں ضآلین کا ذکر ہوا بقرہ میں وَ مَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰہِ(۲۹) سے سب سے بڑے ظالم کے متعلق کہا گیا کہ وہ مسجدوں کو برباد کرنے والا ہے۔(۳۰)

فاتحہ میں ضآلین سے بچنے کا ذکر کیا بقرہ میں فَلَا رَفَثَ وَ لَا فُسُوۡقَ وَ لَا جِدَالَ (عورتوں کے سامنے نہ صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ ہو اور نہ کسی سے جھگڑا)(۳۱) سے ضآلین کے بعض کام بیان کیے۔(۳۲)

فاتحہ میں ضآلین و مغضوب علیھم سے دور رہنے کی تاکید ہے بقرہ میں وَ لَا تَنۡکِحُوا الۡمُشۡرِکٰتِ(۳۳) سے شرک والی عورت سے نکاح کی ممانعت بیان کی گئی ہے۔(۳۴)

فاتحہ میں ضآلین کے راستہ میں چلنے سے منع کیا ہے بقرہ میں فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنۡۢ بَعۡدُ حَتّٰی تَنۡکِحَ زَوۡجًا (۳۵) سے بیان ہوا کہ مطلقہ ثلثہ پہلے خاوند سے نکاح نہیں کر سکتی مگر یہ کہ عورت دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور وہ ہم بستری کے بعد طلاق دے تو دوسرے خاوند کی عدت گزارنے کے بعد پہلے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے۔(۳۶)

علامہ سندیلوی نے ربط سورہ فاتحہ بابقرہ میں صرف اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ کے تحت سورہ بقرہ۔

درج ذیل آیات کا ربط قائم کیا ہے۔

سورہ فاتحہ میں اِهدنا سے ہدایت کا مانگنا سکھایا گیا سورہ بقرہ میں کہا گیا جو ہدایت حاصل کرنی چاہیے یہ کتاب وہ ھدایت لے کر آگئی ہے۔(۳۷)

سورہ فاتحہ میں اھدنا الصراط المستقیم کی دعا ہے اس دعا کے جواب میں سورہ بقرہ قرآن اور نبیؐ پر ایمان لانے کی دعوت دے رہی ہے۔ گویا بندے کو بتایا جا رہا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی بندگی کے حق کو تسلیم کر چکنے کے بعد اس کے راستہ کی تلاش ہے تو اس نبی پر اور رسول پر ایمان لاؤ جس پر یہ کتاب اُتری ہے۔(۳۸)

فاتحہ میں اھدنا الصراط المستقیم میں روحانی ترقی کا ذکر تھا بقرہ میں قُلۡنَا اهۡبِطُوۡا مِنۡهَا جَمِیۡعًا سے جسمانی ھبوط کا ذکر ہے۔(۳۹)

فاتحہ میں اھدانا الصراط سے دعا سکھائی گئی اس سورت میں وَ اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَ الصَّلٰوۃِ سے اصلاح نفس کا طریقہ اور حب مال اور حب جاہ کا علاج بتایا گیا ہے۔(۴۰)

فاتحہ میں صراط المستقیم کی ہدایت کی دعا سکھائی۔ بقرہ میں وَ وَصّٰی بِهَاۤ اِبۡرٰهٖمُ بَنِیۡهِ سے بیان کیا کہ ابراہیمؑ اور یعقوبؑ نے بھی اپنی اولاد کو اسی دین پر قائم رہنے کی وصیت کی تھی۔(۴۱)

JAHAN E TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.۷ No.۲, ۲۰۲۴

فاتحہ میں صراط مستقیم پر چلنے کا فرمایا بقرہ میں قُلۡ بَلۡ مِلَّةَ اِبۡرٰهٖمَ حَنِيۡفًا سے بتلایا صراط مستقیم ملت ابراہیم ہی ہے۔(۴۲)

فاتحہ میں عبادت کا ذکر تھا بقرہ میں فَاذۡكُرُوۡنِىۡٓ اَذۡكُرۡكُمۡ سے ذکر و شکر کی تلقین کی ہے۔(۴۳)

فاتحہ میں مطلق نیکی کا حکم تھا بقرہ میں لَيۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ سے اصل نیکی کا بیان ہے۔(۴۴)

پھر علامہ سندیلوی نے صرف رب العالمین کے تحت سورہ بقرہ کی درج ذیل آیات کے ربط و تعلق کا ذکر کیا ہے۔

فاتحہ میں فرمایا اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے بقرہ میں اَوَلَا يَعۡلَمُوۡنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ (۴۵) سے بتایا اللہ تعالیٰ تمام عالمین کا جاننے والا ہے۔(۴۶)

فاتحہ میں رب العالمین کہہ کر اللہ کے حقوق ادا کرنے کو کہا یعنی تمام جہاں کی ترتیب کرنے والا ہے بقرہ میں والدین کے حقوق ادا کرنے کا فرمایا کیونکہ یہ بچے کی تربیت کرتے ہیں۔(۴۷)

فاتحہ میں رب العالمین سے اشارہ کیا کہ مخلوق کے حقوق ادا کرو بقرہ میں وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَكُمۡ (۴۸) سے صراحتاً اپنے قرابت داروں کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیا۔(۴۹)

فاتحہ میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت عامہ کا ذکر ہوا بقرہ میں ماننسخ من ایۃ سے اللہ تعالیٰ کی قدرت عامہ کا ذکر ہے۔(۵۰)

فاتحہ میں اطاعت انبیاءؑ کا اشارۃً حکم دیا بقرہ میں اَمۡ تُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ تَسۡـَٔلُوۡا سے ان سے سوال کرنے کے آداب سکھائے۔(۵۱)

فاتحہ میں بیان ہوا کہ پالنے والا اللہ ہے بقرہ میں بدیع السموت والارض (۵۲) سے بیان ہوا کہ زمین وآسمان میں بغیر مادہ کے پیدا کرنے والا اللہ ہے۔(۵۳)

فاتحہ میں مطلق عبادت الٰہی سے تعلق باللہ قائم کرنے کا درس دیا بقرہ میں يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُتِبَ عَلَيۡكُمُ الصِّيَامُ(۵۴) روزہ سے تعلق باللہ استوار کرنے کا حکم دیا گیا۔(۵۵)

فاتحہ میں فرمایا اللہ تمام جہانوں کا پروردگار ہے بقرہ میں نِسَآؤُكُمۡ حَرۡثٌ لَّكُمۡ(۵۶) سے بتایا عورتیں تمہاری کھیتی ہیں اس لیے انکی پرورش کرو۔(۵۷)

فاتحہ میں رب العالمین سے حقوق اللہ کے ادا کرنے کی طرف اشارہ کیا بقرہ میں لَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ اِنۡ طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ(۵۸) سے عورتوں کے حقوق بعد الطلاق کے ادا کرنے کا حکم دیا۔(۵۹)

علامہ سندیلوی نے اپنے مسودوں میں صرف انعمت کے تحت درج ذیل آیات لائی ہیں۔

فاتحہ میں انعمت علیھم سے مومنوں کا ذکر کیا۔ بقرہ میں وَعَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ(۶۰) سے مومنوں کے جد امجد آدمؑ کا ذکر ہے۔(۶۱)

فاتحہ میں انعمت کے تحت عام انعام والوں کا ذکر تھا اس سورت میں حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ پر مخصوص انعامات کا ذکر ہے۔

فاتحہ میں انعامات عامہ کا ذکر تھا بقرہ میں یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اذۡکُرُوۡ (۶۳) سے اِن نعمتوں کا ذکر ہے جو خاص بنی اسرائیل پر نازل ہوئیں۔(۶۴)

فاتحہ میں انعام والوں یعنی اللہ والوں سے قریب ہونے کی دعا سکھائی بقرہ میں قُلۡ مَنۡ کَانَ عَدُوًّا لِّجِبۡرِیۡلَ (۶۵) سے اللہ والوں کے دشمنوں سے بچنے کی دعا سکھائی۔(۶۶)

فاتحہ میں نعمتوں کے ضمن میں بیان ہوا کہ مومنوں کا امتحان بھی ہو گا بقرہ میں وَ لَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَیۡءٍ (۶۷) سے بتایا امتحان کن مضامین میں ہو گا۔

فاتحہ میں انعام یافتہ گروہ کی پیروی کا حکم دیا اس سورۃ میں اِنَّ الصَّفَا وَ الۡمَرۡوَۃَ (۶۸) سے بیان ہوا کہ جس چیز کی نسبت اللہ والوں کی طرف ہو جاتی ہے وہ بھی اللہ کی نشانیوں سے ہو جاتی ہے۔(۶۹)

فاتحہ میں اللہ والوں کے اداب و احترام کا ذکر ہوا بقرہ میں شعائر اللہ کے احترام کا ذکر ہے۔(۷۰)

فاتحہ میں اللہ کی نعمتوں کو تبدیل کرنے سے اشارۃً روکا گیا بقرہ میں فَمَنۡۢ بَدَّلَہٗ بَعۡدَ مَا سَمِعَہٗ (۷۱) سے میت کی وصیت کو تبدیل کرنے سے روکا۔(۷۲)

فاتحہ میں انعام یافتہ انسانوں کی خدمت میں حاضری کی رغبت دلائی گئی بقرہ میں وَ اَتِمُّوا الۡحَجَّ وَ الۡعُمۡرَۃَ (۷۳) سے انعام یافتہ اشخاص کی بنائی ہوئی چیزوں کے پاس جانے کی رغبت دلائی گئی۔(۷۴)

صرف اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کے تحت علامہ سندیلوی نے سورہ بقرہ کی درج ذیل آیات کے ربط کا ذکر کیا ہے۔

سورۃ فاتحہ میں لفظ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ سے دعویٰ توحید بیان کیا لیکن اسکی تفصیل اور دلائل سورہ فاتحہ میں نہ تھے اب سورہ بقرہ میں اسکے دلائل ذکر کیے گئے۔(۷۵)

فاتحہ میں کہا گیا اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ سورہ بقرہ میں بتایا گیا گائے بچھڑے کی طاغوت کی عبادت نہ کرو اور نہ ان سے استعانت طلب کرو۔(۷۶)

فاتحہ میں عبادت الٰہی میں روحانی زندگی کا ذکر ہوا بقرہ میں وَ لَکُمۡ فِی الۡقِصَاصِ حَیٰوۃٌ میں قصاص میں جسمانی زندگی کا ذکر کیا۔(۷۷)

فاتحہ میں دعا سکھائی بقرہ میں وَ اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ سے آداب دعا سکھائے۔(۷۸)

فاتحہ میں اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ میں اشارۃً رسوم بد چھوڑنے کا ذکر تھا بقرہ میں وَ لَیۡسَ الۡبِرُّ بِاَنۡ تَاۡتُوا الۡبُیُوۡتَ (۷۹) سے قریش کی ایک بری رسم کا ذکر کیا۔(۸۰)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.۷ No.۲, ۲۰۲۴

فاتحہ میں اللہ کی صفت مالک بیان کر کے اس طرف اشارہ کیا کہ مال و دولت جائز طریقے سے حاصل کیا جائے۔ بقرہ میں وَ لَيۡسَ الۡبِرُّ بِاَنۡ تَاۡتُوا الۡبُيُوۡتَ (۸۱) سے مال حاصل کرنے کے چند ناجائز طریقوں کو بیان کیا۔

فاتحہ میں بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے کو شریک کرنا جائز نہیں بقرہ میں بیان ہوا کہ ایک عورت میں دو خاوند کا شریک ہونا جائز نہیں۔

فاتحہ میں استعانت باللہ کا ذکر ہو البقرہ میں وَتَزَوَّدُوۡا فَاِنَّ خَيۡرَ الزَّادِ التَّقۡوٰى (۸۲) سے بتایا کہ استعانت کا یہی مطلب نہیں کہ دعا کرتے رہو اور اسباب مہیا نہ کرو اسباب کا مہیا کرنا بھی ضروری ہے۔ (۸۳)

فاتحہ میں ایاک نعبد کا ذکر ہوا تھا جس سے وہم ہوتا تھا عبادت نماز روزہ ہی عبادت الٰہی ہے بقرہ میں لیس علیکم جناح سے اسطرف اشارہ کیا کہ رزق حلال کی تلاش بھی عبادت ہے۔

تشریح آیت لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّكُمۡ مسلمانوں پر ضروری ہے کہ کافروں کو دین اسلام کی طرف بلائیں اگر دین حق کو قبول کرلیں۔

صحیح بخاری و مسلم میں انسؓ سے مروی ہے حضور اقدسؐ فرماتے ہیں اللہ کے راہ میں صبح کو جانا یا شام کو جانا دینا مافیہا سے بہتر ہے۔

اس حدیث سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ مجاہد صرف وہی نہیں جو قتال کرے بلکہ وہ بھی ہے جو اس راہ میں اپنا مال صرف کرے یا نیک مشورہ سے شرکت دے یا خود شریک ہو کر مسلمانوں کی تعداد بڑھائے یا زخمیوں کا علاج کرے یا کھانے پینے کا انتظام کرے اور اسی کے توابع سے رباطہ سے یعنی بلاد اسلامیہ کی حفاظت کی غرض سے سرحد پر گھوڑا باندھنا یعنی وہاں مقیم رہنا اور اسکا بہت بڑا ثواب ہے کہ اسکی نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہے اور اسکا ایک درہم خرچ کرنا سات سو درہم سے بڑھ کر ہے اور مر جائے تو روز مرہ رباط کا ثواب اسکے نامہ اعمال میں درج ہو گا اور رزق بدستور ملتا رہے گا اور فتنہ قبر سے محفوظ رہے گا اور قیامت کے دن شہید اٹھایا جائے گا مندرجہ بالا وضاحت سے ثابت ہوتا ہے کہ بہترین تقویٰ پرہیزگاری ہے اور اللہ کی راہ میں لڑنا چاہیے چاہے معمولی عمل ہی کیا جائے اعتبار آپکی نیت کا ہے۔

صحیح مسلم میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول ﷺ نے فرمایا سب سے بہتر اسکی زندگی ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی بھاگ پکڑے ہوئے ہیں جب کوئی خوفناک آواز سنتا ہے یا خوف میں اسے کوئی بلاتا ہے تو اڑ کر پہنچ جاتا ہے قتل و موت کو اسکی جگہوں میں تلاش کرتا ہے (یعنی مرنے کی جگہ سے ڈرتا نہیں) یا اسکی زندگی بہتر ہے جو چند بکریاں لے کر پہاڑ کی چوٹی پر یا کسی وادی میں رہتا ہے وہاں نماز پڑھتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت کرتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان میدان جنگ میں نہ ہو تو پھر کونسا عمل افضل ہے بہترین عمل رزق حلال کی تلاش ہے ایسا رزق حلال جو بہترین پرہیزگاری کے ساتھ کمایا گیا ہے۔ جب لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّكُمۡ والی آیت

اُتری تو بعض مسلمانوں نے خیال کیا کہ راہ حج میں جس نے تجارت کی یا اونٹ کرایہ پر چلائے تو اسکا حج ہی ضائع ہو گیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جب تک تجارت سے افعال حج کی ادائیگی میں فرق نہ آئے اس وقت تک تجارت کی اجازت ہے۔ نیز یہاں مال کو رب عزوجل کا فضل قرار دیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مال فی نفسہ بری چیز نہیں بلکہ اسکا غلط استعمال برا ہے ہزاروں نیکیاں صرف مال کے ذریعے ہی کی جاسکتی ہیں جیسے زکوٰۃ و صدقات و حج و عمرہ وغیرہ یہ آیت ویسے تو افعال حج کے بارے میں ہے آگے ہے۔ فاذا افضتم من عرفات (تو جب تم عرفات سے واپس لوٹو) حاجی کیلئے ۹ ذی الحجہ کے زوال آفتاب سے لے کر ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق سے پہلے تک کم از کم ایک لمحے کے لیے عرفات میں وقوف فرض ہے بہار شریعت، حصہ ششم (۱/۷) اور ۹ تاریخ کو اتنی دیر وقوف کرنا کہ وہیں سورج غروب ہو جائے یہ واجب ہے ۹ ذوالحجہ کو مزدلفہ میں نماز مغرب و عشاء کو ملا کر عشاء کے وقت میں پڑھنا ہوتا ہے پھر (عند المشعر الحرام) حرام مزدلفہ میں وہ جگہ ہے جہاں امام حج وقوف مزدلفہ کرتا ہے۔

آگے سے واذکرو فرمایا گیا کہ تم ذکر و عبادت کا طریقہ نہ جانتے تھے اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کے ذریعے تمہیں عبادت کے طریقے سکھائے۔ لہٰذا اس نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرو اور اپنے کاموں میں پرہیز گاری اختیار کرو۔

سورہ فاتحہ کے سورہ بقرہ کے ساتھ بیان کیے گئے ۳۲۵ ارباط میں کتنے نکات دونوں سورتوں میں مشترک نکات کے طور پر پیش کیے ہیں کتنے نکات متفرق نکات کے طور پر ذکر کیے ہیں۔ علامہ سندیلوی سورۃ فاتحہ یا سورہ بقرہ میں آیات کا ربط و تعلق ذکر کرتے ہوئے قرآنی احکام کو بھی ملحوظ خاطر رکھتے ہیں جبکہ دوسری سورتوں میں ان احکامات کا ذکر نہیں ملتا ہے۔ سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کے چند نمونے پیش کرنے کے بعد یہاں پر سورہ بقرہ کا ربط سورہ آل عمران کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے علامہ سندیلوی نے سورہ آل عمران کے سورہ بقرہ کے ساتھ ۴۰ ربط بیان کیے ہیں لیکن یہاں پر ہم جائزہ لیں گے کہ (اجزاء قرآن میں ربط و مناسبت کی درج ذیل چھ صورتیں ہیں) کتنے ربط کون کون سی قسم سے تعلق رکھتے ہیں اور چالیس نکات میں سے کتنے نکات مشترک نکات ہیں اور کتنے نکات متفرق نکات کے طور پر ذکر کیے ہیں۔

اجزا قرآن میں ربط و مناسبت کی صورتیں:

۱۔ سورتوں کا باہمی ربط
۲۔ آیات کا باہمی ربط
۳۔ سور کے فواتح و خواتم کا ربط
۴۔ سورت کی ابتداء انتہاء کا ربط
۵۔ آیات کے مقدم و مؤخر کا ربط
۶۔ قرآن مجید کی ابتدا اور انتہا کا ربط

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.۷ No.۲, ۲۰۲۴

سورہ آل عمران: علامہ سندیلوی نے چالیس نکات میں سے چار نکات ایسے بیان کیے ہیں۔ جو ان سورتوں کے باہمی ربط طور پر ذکر کیے ہیں مثال ملاحظہ ہو۔

۱۔ آل عمران میں سورہ بقرہ کے مضامین کا اتمام و اکمال ہے کیونکہ مسئلہ توحید و رسالت اور آخرت میں انفاق فی سبیل اللہ پر شبہات وارد ہوتے ہیں اس سورۃ میں انکا جواب دیا گیا ہے۔(۸۵)

۲۔ دونوں سورتوں کی ابتداء اور انتہاء میں بھی تعلق ہے سورہ بقرہ کی ابتدا میں اگر اصول فلاح بتلائے تو آل عمران کا خاتمہ بھی تفلحون پر کیا گیا گویا دونوں کا ایک ہی مضمون تھا۔(۸۶)

سورہ بقرہ کا خاتمہ فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ پر کیا یعنی کافر قوم کے خلاف ہماری نصرت فرما تو آل عمران کی ابتدا میں ہی اس قوم کا ذکر کیا جسکے ساتھ اسلام کا سب سے بڑھ کر مقابلہ ہونا تھا یعنی عیسائی قوم سورت بقرہ کی ابتداء کتاب الٰہی کے ذکر سے ہوئی اور اس کے ساتھ ساتھ بیان کیا گیا کہ کس نے کتاب الٰہی سے ہدایت حاصل کی اور کس نے اس سے اعراض کیا۔ اس طرح اس سورۃ کا آغاز بھی کتاب الٰہی کے ذکر سے ہوا اس کے ساتھ ساتھ بیان کیا گیا کہ سلیم الطبع لوگوں نے اسکی ہدایت کو قبول کیا اور زائغین اور کج طبیعتوں نے بجائے محکمات کے متشابہات کی پیروی کی سورۃ بقرہ کی ابتدا متقین اور مفلحین کے ذکر سے ہوئی اور اس سورۃ کا خاتمہ متقین اور مفلحین کے ذکر پر ہوا۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللّٰهَ (۸۸)۔

علامہ سندیلوی فرماتے ہیں۔

اس طرح سے اس سورۃ کی انتہا پہلی سورۃ کی ہدایت میں مندرج ہو گئی اور اس سورۃ کا اختتام سورۃ بقرہ کے افتتاح میں مندرج ہو گیا قرآن کریم جس طرح علوم و معارف اور فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے حد اعجاز کو پہنچا ہوا ہے اسی طرح باعتبار ربط کے بھی اعجاز کو پہنچا ہوا ہے۔(۸۹)

آپ کے بیان کیے گئے چالیس ارباط میں سے دو ربط بالکل بے معنی ہیں۔ مثلاً

سورۃ بقرہ میں آیت الکرسی ہے جو قرآن کا دل ہے اور اس سورۃ کا آغاز آیۃ الکرسی سے ملتی جلتی آیت سے ہوا۔(۹۰)

پھر تین جگہوں پر آپ نے جو ربط بیان کیے ہیں وہ کسی حدیث کے حوالے کے ساتھ بیان کیے ہیں مثال ملاحظہ ہو۔

سنن ابو داؤد وغیرہ میں حضرت اسماءؓ بنت یزید سے مروی ہے کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے سورۃ بقرہ کی یہ آیت وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ. اور سورۃ آل عمران کی آیت اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ - اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ یہ حدیث سنن ابن ماجہ میں بھی ہے۔(۹۱)

ان دونوں سورتوں کا تعلق اس قدر شدید ہے کہ صحیح مسلم کی ایک حدیث کے مطابق ان دونوں کو الزھراوین کے نام سے پکارا گیا ہے۔ جو زھرا کا شیشہ ہے یعنی روشن سفید۔ دونوں میں توحید الٰہی اور رسولؐ کی نبوت کا اثبات ہے۔ پیشگوئیوں سے

بھی اور دوسرے ذرائع سے بھی پس حدیث نے اِن دونوں سورتوں کو بلحاظ انکے شدید تعلق کے ایک کے حکم میں رکھا ہے۔ (۹۲)

سورہ بقرہ کے آل عمران سے بیان کیے گئے ربط میں سے چھ نکات ایسے ہیں جن کو مشترک نکات کے طور پر بیان کیا ہے۔ مثلاً

دونوں سورتوں میں نبی اکرم ﷺ کی رسالت کا اثبات لوگوں پر عموماً اور اہل کتاب پر خصوصاً کیا گیا۔(۹۳)

دونوں میں یکساں شرح وبسط کے ساتھ دین کی اصولی باتوں پر بحث ہے۔(۹۴)

دونوں سورتوں کا قرآنی نام ایک ہی ہے یعنی آلم۔(۹۵)

دونوں سورتوں کا مرکزی مضمون دعوت ایمان ہے۔(۹۶)

دونوں میں سے ہر سورۃ کا خاتمہ ایک خاص دعا پر ہوا۔ سورۃ بقرہ کا خاتمہ کفار کے مقابلہ میں فتح ونصرت کی دعا پر ہوا جو دین کی ابتدائی حالت کے مناسب ہے اور سورۃ آل عمران کا خاتمہ دعا حسن ثواب اور اجزاء اعمال اور ایفاء مواعید کی درخواست پر ہوا جو مومنوں کے مناسب ہے جن کا ذکر سورہ بقرہ کے شروع میں تھا۔(۹۷)

علامہ سندیلوی نے سورہ بقرہ کے آل عمران سے بیان کیے گئے ربط میں سے چوبیں مقامات پر متضاد نکات بیان کیے ہیں مثلاً

سورہ بقرہ میں بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن نیک بندے اللہ کے حکم سے جسکے متعلق حکم ہو گا اسکی شفاعت کرینگے اس سورۃ میں واضع کیا گیا ہے کہ کفار و مشرکین کا کوئی سفارش کرنے والا نہیں ہو گا۔(۹۸)

(ربط ۳۸) سورہ بقرہ میں بیان ہوا کہ شیطان آدمؑ سے حسد کی وجہ سے گمراہ ہوا اس سورہ میں بیان ہوا یہودی عیسٰی سے حسد کی وجہ سے گمراہ ہوئے۔(۹۹)

سورہ بقرہ میں آدمؑ کے جنت سے زمین پر آنے کا ذکر ہے اس سورۃ میں عیسیٰؑ کے زمین سے آسمان پر جانے کا ذکر ہے۔(۱۰۰)

سورہ بقرہ میں توحید کا ذکر بت پرستی کے مقابلہ میں ہے اس سورۃ میں انسان پر مبنی یعنی عیسٰیؑ کی عبادت کے مقابلہ میں ہے۔(۱۰۱)

سورہ بقرہ میں خانہ کعبہ کو قبلہ بنانے کا ذکر ہے تو یہاں اول بیت اللہ ہونے کا۔(۱۰۲)

سورہ بقرہ کی ابتدا قرآن کی حقانیت سے ہوئی اس سورہ کی ابتدا توحید باری تعالیٰ سے ہوئی۔(۱۰۳)

المختصر علامہ سندیلوی کی تعلیمات قرآنی کو پڑھتے ہوئے بہت دفعہ احساس ہوتا ہے کہ انہوں نے موضوع کو بیان کرتے ہوئے بہت سے نکات کو بار بار دہرایا ہے لیکن علامہ سندیلوی کے ارباط کو پڑھتے ہوئے اکتاہٹ کا احساس نہیں ہوتا کیونکہ

جب آپ دوبارہ کوئی بات بیان کرتے ہیں تو اُسکو ایک نئے رخ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ کی تعلیمات کو پڑھتے ہوئے دلچسپی قائم رہتی ہے اور قاری میں مزید پڑھنے کی تمنا پیدا ہوتی ہے۔

الدرر القرآن سے ربط و نظم کے نظائر

ربط سورہ مائدہ با سورہ نساء:

علامہ سندیلوی نے ان دونوں سورتوں کے درمیان تیس ربط ذکر کیے ہیں تیس نقاط میں سے اٹھارہ نکات دونوں سورتوں میں متضاد نکات کے طور پر ذکر کیے ہیں نکات مشترک نکات کے طور ذکر کیے ہیں اور بارہ نکات مشترک نکات کے طور پر ذکر کیے ہیں چار پانچ نکات ایسے بھی ہیں جو بار بار دہرائے گئے ہیں مثلاً بار بار دہرایا جانے والا ربط درج ذیل ہے۔

ربط نمبر ۸: پچھلی سورہ میں معاشرت کا ذکر اور اسکے ساتھ بالخصوص یہودیوں کا ذکر اُس سورۃ میں تمدن کا ذکر ہے اور اسکے ساتھ بالخصوص عیسائیوں کا ذکر اور دونوں باتوں کی طرف اشارہ کرنے کے لیے اسکی ابتدا اوفوا بالعقود سے کی ہے کیونکہ اگر ایک طرف تمدن کی بنیاد معاہدات خواہ وہ معاہدات کھلے الفاظ میں ہوں یا انکا مفہوم پایا جاتا ہو تو دوسری طرف شریعت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے چند عقود کو ہی کہتے ہیں۔(۱۰۴) اسی نقطہ کو آپ نے پانچ بار دہرایا ہے الفاظ کے ہیر پھیر کے ساتھ دونوں سورتوں کے درمیان ذکر کیے گئے علامہ سندیلوں کے متضاد ارباط میں سے دو چار نکات یہاں مثال کے طور پر بیان کیے جاتے ہیں۔

ربط نمبر ۴: سورہ نسا میں حق تعالیٰ نے مختلف عقود اور عمود کو بیان کیا مثلاً عقد نکاح اور عقد مہر اور عقد امان اور عقد امانت اور مقصودیت وغیرہ کو ذکر فرمایا پھر اخیر سورت میں فبما نقضهم ميثاقهم میں یہود کی بدعہدیوں کا ذکر کیا۔ اسلیئے اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے احکام کو وفاو عقود کے حکم سے شروع فرمایا۔ وفاء عہد کا حکم دیا اور عہد شکنی سے منع فرمایا۔(۱۰۵)

دوسرا بیان کیا گیا متضاد ربط درج ذیل ہے۔

نساء کی آیت ۴۳ میں بیان ہوا کہ نشے اور جنابت کی حالت میں نماز نہ پڑھو اور ناپاکی کی صورتوں میں اگر پاک، پانی نہ ملے تو طیب مٹی سے تیمم کرلو اس سورۃ میں نماز کیلئے وضو کا حکم دیا گیا اور وضو کے فرائض بیان کئے اور عذر اور مجبوری کی حالت میں تیمم کی اجازت دی۔(۱۰۶)

اس ربط میں علامہ سندیلوی نے سورتوں کے اندرونی ربط میں آیات کی نمبرنگ کے ذکر کے ساتھ ظاہر کیے ہیں آگے ایک اور متضاد ربط کو بھی وہ یونہی آیات کا ذکر کر کے بیان کرتے ہیں مثلاً:

ربط نمبر ۲۲: اس سورہ نساء آیت ۴۶۔۴۷ میں یہود کی بعض شرارتوں کا حوالہ دیا جو وہ اسلام اور پیغمبر اسلامؐ کو لوگوں کی نگاہوں سے گرانے کے لیے کر رہے تھے اور اس شرارت کے آخری نتائج سامنے آنے سے پہلے ان کو توبہ اور اصلاح کی دعوت دی۔ اس سورت کی ۳۵ تا ۳۷ آیت میں مسلمانوں کو اس بات کی تاکید کی کہ حدود الہی پر قائم رہو پابندی شریعت کو حصول قرب الٰہی کا وسیلہ بناؤ اور اس شریعت کے قیام کے لیے ہمیشہ سر گرم عمل رہو خدا کے عذاب سے یہی چیز نجات دینے والی ہے۔ اس کے سوا کوئی چیز بھی نفع پہنچانے والی ثابت نہیں ہو گی۔(۱۰۷)

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ (۱۰۸)

ان یہودیوں کا تو کام ہی یہ ہے کہ وہ معاشرہ میں فساد اور بدامنی پیدا کرنے کے لیے طرح طرح کی افواہیں اڑاتے رہتے ہیں علامہ نیلوی نے سورت الانعام با سورہ مائدہ کے درمیاں چالیس ربط ذکر کیے ہیں۔ جس میں پچھلی تمام سورتوں کے ساتھ سورہ مائدہ کے ربط کو ظاہر کیا ہے ملاحظہ ہو علامہ سندیلوی فرماتے ہیں۔

ربط نمبر ۳: قرآن شریف کی ابتدا الحمد للہ رب العالمین سے ہوتی ہے پھر سورہ بقرہ کی ابتدا ایمان بالغیب سے ہوتی ہے پھر سب سے پہلا حکم جو قرآن شریف میں ہے وہ بھی يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ اور فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا ہی سے ہے پھر سورہ آل عمران کی ابتدا بھی اللہ تعالی کی وحدانیت سے ہوتی ہے لیکن چونکہ مسئلہ توحید ایک علمی مسئلہ ہے اسلیے مسلمانوں کی تعلیم میں ابتدا ایک ایسی سورۃ کی ہے جس میں فلاح و بہبود کے طریق ان کو سمجھائے یعنی سورہ بقرہ سورہ آل عمران اسی مضمون کی تکمیل کرتی ہے اور ساتھ ساتھ دونوں سورتوں میں یہود اور نصاریٰ کے عقائد باطلہ کی بھی تردید کی ہے پھر سورہ نساء میں معاشرت کے اصول کو بیان کیا اور سورہ مائدہ میں تمدن کے اور اس ساری عملی تعلیم کے بعد توحید کے مضمون کو بیان کیا تاکہ مسلمان سمجھ لیں کہ انکی مقدم ضروریات کیا ہیں۔(۱۰۹) یعنی اس ربط میں علامہ نیلوی نے سورہ فاتحہ سے سورہ مائدہ تک کی تمام سورتوں کو توحید کے موضوع کے تحت جوڑ دیا ہے اور توحید کی اہمیت کو بھی واضح کیا ہے۔

سورتوں کے آغاز واختتام کے ذریعے ربط: علامہ نیلوی پچھلی سورت کے اختتام کا اگلی سورۃ کے آغاز سے بھی ربط جوڑتے ہیں آپ فرماتے ہیں۔

ربط نمبر ۴: سورہ مائدہ کا اختتام الوہیت مسیح کے ابطال اور نصاری کی توبیخ پر ہوا تو اس سورت کا افتتاح اور آغاز اثبات توحید سے ہوا اور درمیان میں انسان رسالت اور حشر و نشر اور جنت و جہنم کے دلائل بیان فرمائے اور حسب عادت کریمہ درمیان میں انبیاء کرام کے قصے ذکر کیے مثلاً حضرت ابراہیمؑ کا قصہ بیان فرمایا پھر اخیر سورت میں شرک اور رسوم جاہلیت کا ابطال فرمایا اور اسکے مقابلے میں بعض مکارم اخلاق کو بیان فرمایا اور چونکہ اس سورت میں جانوروں کے متعلق مشرکین کی جہالتوں اور رسموں کا بیان ہے اسلئے۔(۱۱۰)

علامہ سندیلوی اگرچہ قرآن پاک کا ربط و نظم بیان کرتے ہوئے مخصوص اصطلاحات استعمال نہیں کرتے نہ ہی وہ کسی خاص طریقے کے عادی ہیں بلکہ حسن صورت میں اُنکی نظر میں کسی بھی قسم کا ربط نظر آئے وہ اُسے ہی اپنے بیان میں لے آتے ہیں مثلاً ربط سورۃ الانعام یا مائدہ میں وہ ایک خاص قسم کا ربط ذکر کرتے ہیں وہ سورہ، مائدہ کے پہلے دوسرے رکوع کا سورۃ الانعام کے پہلے دوسرے رکوع کے ساتھ ربط بیان کرتے ہیں علامہ نیلوی کے بیان کردہ چند ربط ملاحظہ ہوں۔

ربط نمبر۶: مائدہ کے پہلے رکوع میں کھانے پینے نکاح کے کچھ احکام کا ذکر کیا یہ بتانے کو کہ خواہشات حیوانی کی تعدیل کے لیے یہ احکام نہایت ضروری ہیں کیونکہ خواہشات نفسانی کا ہونا شرک ہے اس سورت کے پہلے رکوع میں شرک بالذات کی تردید کی یعنی ان لوگوں کے شرک کی جو دو خالق تجویز کرتے ہیں اور اسکے ساتھ ہی کچھ ذکر اس پیغام کا اور اسکی تکذیب مرنے والوں کا کیا جو توحید کو قائم کرنے کے لیے دنیا میں بھیجا گیا۔(۱۱۱)

مزید بھی آپ پچھلی سورہ کے رکوع کا اگلی سورۃ کے مساوی رکوع کے ساتھ تعلق ذکر کرتے ہیں ملاحظہ ہو۔

ربط نمبر۷: سورہ مائدہ کے رکوع نمبر ۲ میں ضرورت شریعت کو بتاتے ہوئے اللہ تعالی کے ساتھ تعلق اور صفات ملکوتی کی طرف توجہ دلائی اس سورت کے دوسرے رکوع میں تعلق باللہ کو توڑنے والی چیز یعنی شرک فی العبادۃ کا رد کیا۔(۱۱۲)

ربط نمبر۸: مائدہ کے تیسرے رکوع میں یہودیوں اور عیسائیوں کی عہد شکنیوں کا اور شرک فی الحکم کا ذکر ہے اس سورت کے تیسرے رکوع میں بتایا ہے کہ شرک ایک ایسی چیز ہے کہ مشرکوں پر بھی وقت آئے گا تو وہ خود شرک سے بیزاری کا اظہار کریں گے۔(۱۱۳)

ربط نمبر۹: مائدہ کے چوتھے رکوع میں یہودیوں کی نافرمانیوں کا ذکر تھا نافرمان چونکہ اپنے عمل سے اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتا ہے۔ اس سورت کے چوتھے رکوع میں مکذبین کے انجام کا ذکر ہے۔

ربط نمبر۱۰: مائدہ کے پانچویں رکوع میں حفاظت جان و حفاظت مال کا ذکر ہے اس سورہ کے پانچویں رکوع میں عذاب استیصالہ ہے درج بالا ارباط کو پڑھ کر یہ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ آپ نے دو بین الترتیب سورتوں کے رکوعات کا بھی آپس میں نظم بیان کیا ہے اگرچہ کہیں کہیں کوئی کوئی ربط نا موضوع محسوس ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی رکوعات کے درمیان بیان کیے گئے ربط آپکی گہری نظر کا عکاس ہے جو کہ ہمیں کسی دوسرے مصنف کے ہاں نہیں ملتا ایک سورت کے رکوعات کے درمیان ربط تو تقریباً ہمیں تمام مصنفین کے ہاں ملتا ہے۔ لیکن دو بین الترتیب سورتوں کے رکوعات کے درمیان ربط کا تلاش کرنا ہمیں علامہ سندیلوی کے ہاں ملتا ہے وہ بھی پہلے رکوع کا پہلے رکوع کے ساتھ اور دوسرے کا دوسرے اور تیسرے کا تیسرے رکوع کے ساتھ ربط و تعلق تلاش کرنا انتہا درجے کی فکر مندی اور دانشمندی ہے۔

علاوہ ازیں علامہ نیلوی نے ربط سورہ توبہ بالانفال کے ایک سودس ربط کا ذکر کیا ہے اور سارے ہی ارباط بڑے خوبصورت اور دلکش بیان کیے ہیں کوئی بھی آپکا بیان کیا گیا ربط بے معنی محسوس نہیں ہوتا۔ چند ربط بطور نمونہ ملاحظہ ہوں۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.۷ No.۲, ۲۰۲۴

ربط نمبر ۱۰: سورہ توبہ ، سورہ انفال کا تتمہ اور تکمہ ہے (۱۱۴)

ربط نمبر ۱۲: انفال اور توبہ میں بالکل اپنی نوع کا تعلق ہے جس نوع کا تعلق متن اور شرح یا تمہید اور اصل مقصود میں ہوتا ہے انفال گویا متن یا تمہید ہے اور توبہ شروح یا اصل مقصد ہے۔

ربط نمبر ۱۷: دونوں سورتوں میں معنوی اتصال اور ظاہری انفصال ہے اشتراک اور انفصال کے ان دونوں پہلوؤں کو ممیز کرنے کے لیے حکمت الٰہی مقتضی ہوئی کہ یہ سورہ سابق سورہ سے بالکل الگ بھی نہ ہو۔ لیکن فی الجملہ نمایاں اور ممتاز بھی رہے بسم اللہ نہ لکھنے سے یہ دونوں پہلوں بیک وقت نمایاں ہو گئے۔ (۱۱۵)

ربط نمبر ۶۷: انفال میں کفار سے بائیکاٹ کا حکم دیا اس سورت میں منافقین سے بائیکاٹ کا حکم دیا۔ (۱۱۶)

ربط نمبر ۵۶: انفال میں اقسام کفار کا ذکر ہوا اس سورت میں اقسام منافقین کا ذکر ہوا دونوں میں اقسام مومنین کا ذکر ہے۔ (۱۱۷)

ربط نمبر ۱۰۶: انفال میں فنون حرب میں مہارت حاصل کرنے کا ذکر ہوا اس سورت میں علوم دینیہ میں مہارت حاصل کرنے کا ذکر ہوا ۔ (۱۱۸)

سورہ توبہ سے لے کر سورہ قصص تک سورتوں کے آپ نے کوئی ربط بیان نہیں کیے اس میں علامہ سندیلوی کے ہاں جو بھی حکمت پائی جاتی ہے اسکا انہوں نے ذکر نہیں کیا یا پھر اُنکے لکھے ہوئے۔ نسخے گم ہو گئے ہیں در حقیقت کوئی بات معلوم نہیں ہو سکی پھر علامہ نیلوی نے سورہ عنکبوت مع سورہ قصص کے صرف چار ربط ذکر کیے ہیں ملاحظہ ہو فرماتے ہیں۔

سابقہ سورۃ سے تعلق نمبر چار: اس سورہ میں زیادہ تر استقامت علی الدین سے موانع کے متعلق احکام ہیں ایک مانع تھا کفار کا مسلمانوں کو ایذا پہنچانا فعلاً جس سے سورت شروع کی گئی ہے یا جیسا بعض غلاۃ اہل کتاب ایسے اقوال کہتے تھے۔ **ید اللہ مغلولہ ان اللہ یعمر** یا انکار نبوت کرتے تھے جسکے متعلق **لا تجادلوا اہل الکتاب** ارشاد ہوا ہے۔ دوسرا مانع تھا بعض کفار کا مسلمانوں پر قولی جبر کرنا جسکا بیان آیت **و وصینا الانسان** میں ہے تیسرا مانع تھا کفار کا مسلمانوں کو اغوا کرنا جسکا بیان آیتہ **فقال الذین کفرو اللذین امنوا تبطلوا** میں ہے اور امور مذکورہ میں اکثر سے مقصود کفار کا مسلمانوں کو انکے دین سے ہٹا دینا تھا اور یہی مضمون خاص عنوان سے سورت سابقہ کے خاتمہ کی آیت **و لا یصدنک** میں مذکور ہوا تھا اس سے فاتحہ کا خاتمہ سے ارتباط بھی ظاہر ہو گیا اور ان موانع کے درمیان دوسرے مضامین مناسبہ آگئے ہیں پھر تسلیہ کے لئے بعض قصص اُمم سابقہ کے مذکور ہوئے ہیں جن میں ایک تسلیہ اس امر کے معلوم کرنے سے ہو سکتا ہے کہ اہل باطل ہمیشہ اہل حق کے ساتھ مخالفت کرتے رہے ہیں جسکا ذکر اجمالاً قریب شروع کی آیت **و لقد فتننا** میں ہی ہوا تھا دوسرا تسلیہ اس سے ہوا کہ اہل باطل ہی آخر میں غائب و خاسر و ہلاک ہوئے یہ بھی اجمالاً قریب شروع کی آیت **ام حسب الذین یعملون السیات** میں بیان ہو چکا ہے تیسرا تسلیہ اس سے

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.۷ No.۲, ۲۰۲۴

ہوا کہ اہل حق کو اُنکے جبر و استقلال کا ثمرہ دنیا و آخرت میں ملتا ہے جسکی قصہ ابراہیم میں تفرتح ہے ایتناہ اجرۃ فی الدنیا اور شروع سورت کے قریب بھی دو آیتوں میں عام عنوان سے مذکور ہے جو والذین امنو سے شروع ہوتی ہیں۔

چوتھا مانع ہجرت تھا فکر رزق جس سے آیت یاعبادی آمنُوا سے اللہ یرزقھا میں تعرض ہے اور اس سب مجموعہ کے درمیان مسائل توحید و نبوت مذکور ہیں جو کفار کی اس تمامتر مخالفت وایذا کا بڑا سبب تھا(۱۱۹)

علامہ نیلوی کا بیان کیا گیا یہ ربط اگرچہ بہت لمبا ہے لیکن اس میں کافی زیادہ امور کی وضاحت کر دی آپ نے اور سابقہ سورہ کے خاتمہ کی اگلی سورہ کے آغاز سے مناسبت بھی ظاہر کر دی ہے پھر اس سے اگلی سورتوں میں علامہ نیلوی نے ہر سورۃ کے ۲ سے تین ربط بیان کیے ہیں لیکن ان سارے ارباط بیان کرنے کے درمیان علامہ سندیلوی نے سورہ مزمل اور مدثر سے کچھ دستور قرآنی بھی اخذ کیے ہیں جنکا ذکر یہاں کیا جاتا ہے ملاحظہ ہو۔

دستور قرآنی انقلاب ماخوذ از سورۃ المدثر:

صالح انقلاب پسند کا عقیدہ یہ ہوتا ہے کہ انسانیت کو ترقی دینے والے قانون کے خلاف جو غیر صالح نظام موجود ہو اُسے قبول نہ کیا جائے۔(۲) صالح انقلاب پسند ہر قسم کی پاکیزگی کا خیال رکھتا ہے اور وہ شروع لباس کی پاکیزگی سے کرتا ہے اور وہ اپنے بدن اور ارد گرد کو بھی پاک رکھتا ہے(۴)(۳) صالح انقلاب پسند کسی قسم کی خیالی اور علمی ناپاکی کو قبول نہیں کر سکتا اسلئے وہ ہر غیر صالح نظام کا انکار کر دیتا ہے(۵) صالح انقلاب پسند ہر قسم کی انتفاع کا مخالف ہوتا ہے اور کسی انسان پر کسی قسم کا ظلم نہیں کرتا ہے نہ اسے برداشت کرتا ہے(۵) صالح انقلاب پسند مرتے دم تک صرف خدا پر بھروسہ کر کے کام کرتا ہے اور مشکلوں سے گھبرا کر اپنے لائحہ عمل پر شک کرنے نہیں لگ جاتا۔(٦) قرآن کا انقلاب سرمایہ پرستانہ ذہنیت کے خلاف ہے ۸ تا ۲۵۔ اس ذہنیت کا انجام دنیا میں ناکامی ہوگا اور مرنے کے بعد کی زندگی میں دردناک عذاب (۲٦ تا ۳۱)(۸) قرآن کی تعلیم بین الاقوامی تعلیم ہے۔ (۳۱ تا ۳٦)۔ (۹) یہ تعلیم اصل میں کل قومی تعلیم ہے لیکن یہ پہلے قومی درجے میں کامیاب ہوگی پھر کل قومی درجے پر مسکینوں اور غریبوں کی تنظیم کرے گی۔ دونوں منزلوں میں یہ تعلیم اپنے ماننے والوں کا تعلق اللہ سے قائم کرے گی۔ اس تعلیم کے مخالف کبھی کامیاب نہ ہونگے۔(۳۷ تا ۵٦)

پھر علامہ سندیلوی نے سورہ مدثر کی طرح سورہ مزمل سے بھی کچھ نکات نکالے ہیں ملاحظہ ہوں۔

دفعات قرآنی انقلاب ماخوذ از سورہ مزمل(۱۲۲) قرآن حکیم کی تعلیم انقلابی ہے اسلئے اسے خاص اور عام دونوں میں ایک ہی وقت میں پھیلایا جائے (۲۔۷)(۲) اس انقلابی تحریک میں کام کرنے والے صرف خدا پر بھروسہ رکھ کر کام کریں غیر قرآنی نظام والوں سے کسی رعایت و مدد کی امید نہ رکھیں ۔۸۔۹(۳) اس تحریک کا مقابلہ قومی اور کل قومی حلقوں میں سرمایہ پرست اور ملوکیت سے پُر لوگوں سے ہوگا۔(۹) انقلابی جماعت شروع شروع میں تشدد اور جنگ سے بچتی رہے گی۔ البتہ

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.۷ No.۲, ۲۰۲۴

تیاری کے بعد وہ ضرورت کے مطابق لڑسکتی ہے۔۱۰۔۱۱ (۵)انقلابی جماعت ان خوشحال لوگوں سے جواب طلب کرے گی جو مسکینوں وغیرہ کی خدمت میں اپنا مال صرف کرتے ہے جی چراتے ہیں مرنے کی بعد کی زندگی میں بھی اسی قاعدے پر ہر فرد سے جواب طلبی ہوگی۔۱۱۔۱۴(۶)عوامی انقلاب سے پہلے قومی انقلاب لاناضروری ہے۱۵(۷)ابتدائی کارکنوں کو قرآن حکیم کا گہرا مطالعہ کرناضروری ہے بعد میں اس قاعدے میں نرمی کی جاسکتی ہے ۴ تا مع ۴۔(۲۰)اس انقلاب کی بنیاد اللہ کے ساتھ تعلق اور مسکینوں کی تنظیم ہوگی۔۲۰یہ انقلابی تحریک اپنے اصول کے لحاظ سے سرمایہ پرستی کی مخالف ہوگی اسلیے سود کو جاری نہ رکھے گی۔۲۰۔(۱۱)اس تحریک میں کام کرنے والے ہمیشہ اپنے کام کو جانچتے رہیں اور غلطیوں کی درستی کرتے رہیں اور اسطرح جماعت کا ڈسپلن قائم رکھیں۔۱۲یہ تھے علامہ سندیلوی کے دفعات قرآنی انقلاب کے نکات جو آپ نے سورہ مزمل کی آیات سے کشید کیے تھے۔ پھر علامہ سندیلوی نے ان دونوں سورتوں سے کچھ مزید قومی اصول بھی نکالے جو یہاں بیان کیے جاتے ہیں ملاحظہ ہوں۔

سورہ مزمل ومدثر سے کل قومی تحریک کے اصول ماخوذ از علامہ سندیلوی:

(۱)۔ تبلیغ و تنظیم (۲) تعلق باللہ کا قیام(۳)مسکینوں کی منظم خدمت(۴) ظاہری پاکیزگی(۵)خیالات وافعال کی پاکیزگی(۶)سرمایہ پرستی کا ہر شکل وصورت میں استیصال خواہ وہ ذہنی ہو یا ظاہری۔

(۷)۔ فرد کا تعلق اجتماع کے ساتھ(۸)انسان میں اپنے افعال واعمال کی ذمہ داری کے احسان کی بیداری۔

(۹)۔ ہر شخص اپنی ذمہ داری پر انقلاب میں شامل ہو۔

(۱۰)دنیا میں کل قومی انصاف اور عدل قائم کرنے کا پکا ارادہ کریں قرآنی انقلاب تحریک کے سوا اور بھی کوئی تحریک کامیاب ہوسکتی ہے ہرگز نہیں۔(۱۱) قرآن ہر ایک انسان کو اسکی ذمہ داری یاد دلاتا ہے پھر کوئی ہے جو خواب غفلت سے پیدا ہوکر اس انقلاب میں آگے بڑھے۔

علامہ سندیلوی کے سورہ مزمل اور مدثر سے نکالے گئے ان نکات کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ وہ قرآنی تعلیمات سے محبت کے ساتھ ساتھ قومی انصاف اور قومی بیداری کے بھی شدید حامی تھے اسکے لیے وہ اپنے خاص نظریات بھی رکھتے تھے جو انہوں نے قرآن کی روشنی میں نکالے تھے۔ اللہ ہم سب کو قرآنی تعلیمات کا علم حاصل کرنے اور اُن پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

JAHAN E TAHQEEQ جہانِ تحقیق
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.۷ No.۲, ۲۰۲۴

حوالہ جات

۱. ۲:۶

۲. سندیلوی، علی احمد، الدر القرآن فی ربط السور الفرقان (مخطوط) مملوکہ شہزاد علی احمد سندیلوی، ربط سورہ فاتحہ یابقرہ، ربط نمبر ۶۹، ص:۳

۳. ۲:۲۶

۴. ربط سورہ فاتحہ یابقرہ، ربط نمبر ۱۴، ص:۳

۵. ۲:۶۱

۶. ربط سورہ فاتحہ یابقرہ، ربط نمبر ۲۸، ص۵

۷.

۸. ربط نمبر ۱۱۳، ص:۱۵

۹. ربط سورہ فاتحہ یابقرہ، ربط نمبر ۱۱۳، ص:۱۵

۱۰. ۲:۱۹۰

۱۱.

۱۲. ۲:۲۲۰

۱۳. ربط سورہ فاتحہ یابقرہ، ربط نمبر ۱۶۹، ص:۲۰

۱۴. ۲:۲۲۲

۱۵. ربط نمبر ۱۷۳، ص:۲۱

۱۶. ۲:۲۲۹

۱۷. ربط نمبر ۱۸۲، ص:۲۲

۱۸. ۲:۲۲۹

۱۹. ربط نمبر ۱۸۳، ص:۲۲

۲۰. ۲:۱۸۰

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.۷ No.۲, ۲۰۲۴

۲۱. ربط نمبر۱۹۰، ص:۲۳

۲۲. ۴۰:۲

۲۳. ربط نمبر۲۷، ص۵

۲۴. ۸۰:۲

۲۵. ربط نمبر۳۶، ص۲

۲۶. ربط نمبر۴۴، ص:۷

۲۷. ۱۱۳:۲

۲۸. ربط نمبر۵۶، ص:۹

۲۹. ۱۱۴:۲

۳۰. ربط نمبر۵۷، ص:۹

۳۱. ۱۹۷:۲

۳۲. ربط نمبر۱۴۱، ص:۱۹

۳۳. ۲۲۱:۲

۳۴. ربط نمبر۱۷۳، ص:۲۰

۳۵. ۱۳۰:۲

۳۶. ربط نمبر۱۷۳، ص:۲۲

۳۷. ربط نمبر۲، ص:۲

۳۸. ربط نمبر۷، ص:۳

۳۹. ربط نمبر۲۳، ص:۵

۴۰. ربط نمبر۲۶، ص:۵

۴۱. ربط نمبر۷۶، ص:۱۱

۴۲. ربط نمبر۸۷، ص:۱۱

۴۳. ربط نمبر۹۰، ص:۱۳

۴۴. ربط نمبر۱۰۷، ص:۱۵

۴۵. ۲:۷۷

۴۶. ربط نمبر۳۴، ص:۶

۴۷. ربط نمبر۳۹، ص:۷

۴۸. البقرہ:۸۴

۴۹. ربط نمبر۴۰، ص:۷

۵۰. ربط نمبر۵۳، ص:۸

۵۱. ربط نمبر۵۴، ص:۸

۵۲. ۲:۱۱۷

۵۳. ربط نمبر۶۱، ص:۹

۵۴. ۲:۱۸۳

۵۵. ربط نمبر۱۹، ص:۱۶

۵۶. ۲:۲۲۳

۵۷. ربط نمبر۱۷۴، ص:۲۱

۵۸. ۲:۲۳۶

۵۹. ربط نمبر۱۹۴، ص:۲۱

۶۰. ۲:۳۱

۶۱. ربط نمبر۱۸، ص:۴

۶۲. ربط نمبر۲۰، ص:۴

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.۷ No.۲, ۲۰۲۴

۶۳. ۴۷:۲

۶۴. ربط نمبر ۲۷، ص:۵

۶۵. ۹۷:۲

۶۶. ربط نمبر ۲۶، ص:۸

۶۷. ۱۵۵:۲

۶۸. ربط نمبر ۹۴، ص:۱۳

۶۹. ربط نمبر ۹۵، ص:۱۳

۷۰. ربط نمبر ۹۶، ص:۱۳

۷۱. ۱۸۱:۴

۷۲. ربط نمبر ۱۱۶، ص:۱۶

۷۳. ۱۹۶:۲

۷۴. ربط نمبر ۱۳۷، ص:۱۸

۷۵. ربط نمبر ۱

۷۶. ربط نمبر ۴، ص:۲

۷۷. ربط نمبر ۱۱۲، ص:۱۵

۷۸. ربط نمبر ۱۲۷، ص ۱۷

۷۹. ۱۸۹:۲

۸۰. ربط نمبر ۱۳۲، ص:۱۷

۸۱. ۲۱۹:۲

۸۲. ۱۹۷:۲

۸۳. ربط نمبر ۱۴۲، ص:۱۹

.۸۴ ربط نمبر ۱۴۳، ص:۱۹

.۸۵ ربط سورہ آل عمران بابقرہ، ربط نمبر ۳، ص:۱

.۸۶ ایضاً، ربط نمبر ۲۴، ص:۵

.۸۷ ایضاً، ربط نمبر ۲۵، ص:۵

.۸۸ ایضاً، ربط نمبر ۳۲، ص:۷

.۸۹ ایضاً، ربط نمبر ۳۲، ص:۷

.۹۰ ربط نمبر ۳۴، ص:۷

.۹۱ ربط نمبر ۳۳، ص:۷

.۹۲ ربط نمبر ۱۷، ص:۴

.۹۳ ربط نمبر ۵، ص:۱

.۹۴ ربط نمبر ۵، ص ۱

.۹۵ ربط نمبر ۶، ص ۱

.۹۶ ربط نمبر ۱۶، ص:۴

.۹۷ ربط نمبر ۳۱، ص:۶

.۹۸ ربط نمبر ۳۶، ص:۸

.۹۹ ربط نمبر ۳۸، ص:۵

.۱۰۰ ربط نمبر ۴۰، ص:۸

.۱۰۱ ربط نمبر ۲۰، ص:۴

.۱۰۲ ربط نمبر ۲۲، ص:۴

.۱۰۳ ربط نمبر ۲۷، ص:۵

.۱۰۴ ربط سورہ مائدہ سورہ نساء، ربط نمبر ۸، ص:۱۸

۱۰۵. ایضاً،ربط نمبر ۴،ص:۱۹

۱۰۶. ایضاً، ربط نمبر ۲۰،ص:۲۱

۱۰۷. ایضاً، ربط نمبر ۲۲،ص:۲۲

۱۰۸. ۴۶:۴

۱۰۹. الدرر القرآن فی ربط السور الفرقان،ص:۲۵

۱۱۰. ایضاً،ص:۲۶

۱۱۱. ایضاً

۱۱۲. ایضاً،ص:۲۷

۱۱۳. ایضاً

۱۱۴. ایضاً

۱۱۵. ایضاً،ص:۵۳

۱۱۶. ایضاً

۱۱۷. ایضاً،ص:۵۹

۱۱۸. ایضاً،ص:۵۸

۱۱۹. ایضاً،ص:۶۴

۱۲۰. ایضاً،ص:۶۷

۱۲۱. ایضاً،ص:۱۵۹

۱۲۲. ایضاً،ص:۱۶۰

۱۲۳. ایضاً،ص:۱۵۸